

ماہ شوال المکرم

تیسرا جمعہ المبارک

موضوع خیانت اور اسکی سزا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا
أَمْثَلَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ صدق الله العظيم
صلو علی الجیب

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا جیب اللہ

اللہ پاک نے قرآن مجید قرآن مجید پارہ نمبر ۹، سورہ الانفال، آیت نمبر 27
میں ارشاد فرمایا ہے ”اے ایمان والو! نہ خیانت کرو اللہ اور رسول سے
اور نہ خیانت کرو اپنی امانتوں میں اس حال میں کہ تم جانتے ہو“

(پارہ نمبر ۹، سورہ الانفال، آیت نمبر 27)

تفسیر: حضور ضیاء الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر کچھ ٹکڑوں نقل
فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسے رسول مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت
کا مطلب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:
”لَا تَخُونُوا اللَّهَ بِتَرْكِ فَرَائِضِهِ وَالرَّسُولَ بِتَرْكِ سُنَّتِهِ“ یعنی ”فرائض کو
ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خیانت نہ کرو اور سنت سے سرتابی کر کے
اسے رسول کرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت نہ کرو“ اور حضرت قتادہ رضی
فرماتے ہیں: ”إِعْلَمُوا أَنَّ دِينَ اللَّهِ أَمَانَةٌ فَأَدُّوا إِلَى اللَّهِ مَا أَثَقَكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ فَرَائِضِهِ وَخُدُودِهِ“ ”خوب سمجھ لو! اللہ کا دین امانت ہے۔ اسے فرائض
کی ادائیگی اور حدود کی پابندی کا تمہیں امین بنایا گیا ہے۔ پس امانت
میں خیانت نہ کرو۔ اسی طرح مسلمانوں کے راز دشمن تک پہنچانا، حکومت کے
سربراہوں، اعلیٰ افسروں اور ملازموں کا اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی
کرنا، ملک کے صنعتکاروں اور تجاروں کا ملکی صنعت اور ماروبار میں
دیانتداری کو نظر انداز کرنا حقیقت میں اللہ اور اسے رسول کے ساتھ خیانت

کمرے میں داخل ہے۔

غور فرمائیے: کتنے بزرگسال انداز میں فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے اور اربابِ اقتدار کو متنبہ کیا جا رہا ہے یعنی فرائض منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی اور امانتوں میں خیانت کو ٹٹی معمولی بات نہیں جسے نظر انداز کر دیا جانے بلکہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت ہے۔ خیانت کا یہ جرم بھی ارشدِ سنائیں ہے۔ اس پر مرتب ہونے والے نتائج بھی مذک اور قوم کے لیے تباہ کن ہیں اس لیے اس پر جو سزا ملے اس کی شدت اور سختی قائم خود اندازہ کر لو۔

(ضیاء القرآن شریف ج 2 ص 142، 143)

شان نزول :-

اس آیت کریمہ ماشاء اللہ نزول کچھ اس طرح ہے کہ حضور سرورِ مائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو قریظہ کے یہودیوں کی غداری کیوجہ سے ان کے قلعوں

کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ اسی روز تک جاری رہا اس کے بعد بنو قریظہ کے

لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سفارش بھیجی اور عرض

کی کہ ہمارے ساتھ بھی ان شرائط پر مصالحت فرمائیں جن پر قبیلہ بنو نضیر

کے ساتھ صلح فرمائی ہے ہم صلح نامہ ملنے کے بعد اس جگہ کو چھوڑ کر ملکِ شام

کی طرف چلے جائیں گے۔ حضور سرورِ مائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان

کی سرکشی کی وجہ سے انکی سفارش اور پیش کش ٹھکرا دی اور جب

انہوں نے اصرار کیا اور انصار میں سے بعض نے بھی انکی سفارش کی۔ جب

اصرار بڑھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے

بنو قریظہ کے یہودیو! حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تودر میان میں

ثالث بنا لیتے ہیں، آپ جو فیصلہ کریں گے اسی کے مطابق عمل ہوگا

یہودیوں نے اس سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ ہماری طرف حضرت

ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا جائے تاکہ ہم ان سے مشورہ کر لیں۔

چونکہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ مامال و دولت اور اہل و عیال یہودیوں کے پاس تھے

حضور سرور مآنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں یہودیوں کے لئے پر حضرت
 ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف بھیج دیا۔ جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ یہودیوں
 کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہمیں یہ بتائیں کہ اگر ہم حضرت سعد
 بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث مان لیتے اور قلعہ سے نچے اتر کر بارگاہ رسالت
 مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جاتے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہمارے بارے میں
 کیا مشورہ دیتے؟ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا
 جسکا مطلب یہ تھا کہ وہ تمہیں ذبح کرنے کا مشورہ دیتے۔ حضرت ابولبابہ رضی
 اللہ عنہ کا اشارہ یہودیوں کو یہ بتانا اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب مكرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے ساتھ خیانت تھی۔ یہ اشارہ کرنے کے بعد فوراً ہی آپ کو اس بات کا
 احساس ہوا، پسید نادام و شرمندہ ہوئے اور آپ کے قدم مبارک لرکھڑانے
 لگے اور یہ کہنے لگے کہ میں تو اللہ اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 ساتھ خیانت کر چکا ہوں تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو
 حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو مسجد نبوی شریف کے ستونوں
 میں سے ایک ستون کے ساتھ جکڑ لیا اور کہنے لگے خدائی قسم! میں
 اُس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا نہ کچھ پیوں گا یہاں تک کہ میری توبہ قبول ہو
 جائے۔ آپ سات دن تک اُس ستون کے ساتھ جکڑے رہے۔ یہاں
 تک کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے تو اُس وقت اللہ پاک نے آپ کی
 توبہ قبول فرمائی۔ جب آپ کی توبہ کی قبولیت کا اعلان ہوا تو صحابہ رضی
 اللہ عنہم انکو کھولنے کے دوڑے لیکن آپ نے فرمایا میرے نہیں، خدائی قسم میں
 اپنے آپ کو اُس ستون سے اس وقت تک نہیں کھولوں گا یہاں تک
 حضور سرور مآنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود اپنے مبارک ہاتھوں سے
 مجھے کھول نہیں دیتے۔ پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے
 اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنے غلام کو کھولا۔ آج
 بھی وہ ستون ریاض الجنہ میں، ستون توبہ ابی لبابہ سے قائم و دائم ہے۔ (صیاد الواعظین ج 2 ص 44)

حدیث مبارکہ :- حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
 ”لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ“ جو امانت دار نہیں اسے ایمان
 کا کوئی اعتبار نہیں۔ (مسند امام احمد ج 3 ص 135)

حدیث مبارکہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : منافق کی تین علامتیں ہیں، جب بات کرے
 تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب اسے پاس امانت
 رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(مسلم شریف)

حدیث مبارکہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی
 جہاد کرتے ہوئے راہِ خدا میں شہید ہو جائے تو اسے سب لٹا ہوا معاف
 ہو جاتے ہیں لیکن اگر اس نے امانت کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہوگی تو یہ
 شہادت اسے لٹا ہوں کی معافی کا سبب نہیں بنے گی۔ حضور نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قیامت کے روز اس آدمی کو بارگاہِ خداوندی
 میں پیش کیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کرو تو وہ
 بارگاہِ خداوندی میں التجا کرے گا اے میرے پروردگار! دنیا تو اب ختم ہو
 گئی ہے میں امانت کہاں سے لاؤں؟ تو حکیم خداوندی ہو گا کہ اسے حاویہ
 (جہنم کی ٹھکانی) میں لے جاؤ۔ فرشتے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسے حاویہ
 میں یعنی جہنم کی ٹھکانی میں لے جائیں گے اور وہاں اسکی امانت الجینہ اسے
 سامنے لاٹی جائے گی وہ اسے دیکھ کر پہچان لے گا اور اس امانت کی جانب
 بڑھے گا پھر اسے اپنے دونوں کندھوں پر اٹھا لائے گا اور یہ گمان کرے گا
 کہ میں اسے اٹھا کر باہر آ جاؤں گا لیکن وہ اسے کندھ سے گر کر گرائی میں
 جا پڑے گی۔ دوبارہ اٹھا کر لائے گا پھر گر پڑے گی وہ ایسا ہمیشہ کرتا رہے گا
 راوی مزید تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں نماز بھی امانت ہے، وضو بھی امانت
 ہے ناپ تول بھی امانت بھی ہے اور ان سب میں سب سے اہم دوسروں کی طرف سے رکھی گئی
 امانتیں ہیں۔ (مشعب الایمان حدیث نمبر 5266)

حدیث مبارکہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک کسی ماروبار میں شریک دو آدمی باہم خیانت کے مرتکب نہ ہوں تو میں انہیں ساتھ رہتا ہوں، لیکن جب ایک شریک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں بیچ سے نکل جاتا ہوں اور ان کے درمیان شیطان آ جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد شریف حدیث 2953)

حدیث مبارکہ :-

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دعا مانگا کرتے تھے اے میرے پروردگار! میں جموں سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بُرے بستر کی ساتھی ہے اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ یہ بدترین مشیر عار ہے۔ (سنن ابی داؤد شریف ج 2 ص 130)

حدیث مبارکہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امانت منافع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امانت کس طرح منافع کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مام نایل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو بے قیامت کا انتظار کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب رفع الامانۃ)

حدیث مبارکہ :- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص کسی دوسرے شخص کے پاس کوئی بات کہے اور وہ اس سے چلا جائے تو یہ بھی امانت ہے۔ (ترمذی شریف)

حدیث مبارکہ :- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب کے نزدیک سب سے بڑی خیانت قیامت کے دن وہ ہوگی کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اس سے لطف اندوز ہو اور یہ راز کسی دوسرے کو بتا دے۔ (مسلم شریف)

اللہ پاک نے جب مسلمانوں کو غزوہ خیبر میں فتح عطا فرمائی تو اس غزوے میں مسلمانوں کو مافی مال غنیمت بھی ملا۔ حضور سرور مائتات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خیبر سے واپس پلٹے تو ایک آدمی نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے یہی دو سونے کے قمیض منگے اپنے سامان میں چھپا لیے اور وہ کچھ ہی وقت کے بعد فوت ہو گیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، حضور سرور مائتات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں شخص وفات پا گیا ہے، اسکی نماز جنازہ تیار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمازی فرمائیں اور اسکی نماز جنازہ پڑھائیں۔ حضور سرور مائتات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بات سن کر ارشاد فرمایا: تم جائز اسکی نماز جنازہ پڑھو، میں تو اس میں شریک نہیں ہوں گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین غرمان عالیشان سن کر بر لیشان اور بے چین ہو گئے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے اس شخص کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے، نماز جنازہ اور دفن کے مرحلے سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اپنے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بارے میں سوال کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ذرا اس شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھنے کی حکمت سے ہمیں بھی آگاہ لیا جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے صحابہ رض! تم اس شخص کا سامان قبول کر دیجو، تمہیں ساری حکمت سمجھ آ جائے گی۔ صحابہ کرام رض نے جب اس شخص کا سامان کھولا تو اس میں سے دو سونے کے حنبلے برآمد ہوئے، جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ میں پیش کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے میرے صحابہ رض! یہ دو سونے کے منگے مال غنیمت کے ہیں۔ اس شخص نے خیانت کرتے ہوئے اسکی تقسیم سے پہلے ہی چھپا لئے تھے۔ اسکی خیانت کی وجہ سے میں نے اسکی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اللہ پاک ہمیں خیانت سے بچنے اور امتداد دہی کی توفیق عطا فرمائے آمین تم آمین

ضیاء الواعظین

ج 2 ص

419, 418